ہم قائد کا پاکستان چاہتے ہیں

مظہر برلاس ——— (چہرہ)
mazharbarlas@yahoo.com

آج کل ملالہ یوسف زئی رو بصحت ہو رہی ہیں اور ادھر اصغر خان کیس کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ یہ دونوں واقعات پاکستان کی سیاسی تاریخ میں بہت اہم ہیں۔ ایک واقعہ ہماری آئندہ سیاست کے تعین میں اہم ہے تو دوسرا ہماری قومی سیاست کے رخ کے لیے اہم ہے۔ پہلے اصغر خان کیس کی بات کر لیتے ہیں۔

خدا خدا کر کے سپریم کورٹ نے ہماری سیاسی تاریخ کے اہم ترین مقدمے کا فیصلہ سنا دیا ہے۔ اس فیصلے کا انتظار خاصا طولانی تھا مگر اس فیصلے نے بہت سے چہروں کو بے نقاب کر دیا ہے۔ اب ہر چہرہ قوم کے سامنے ہے۔ اب یہ عوام کو چاہیے کہ وہ ان کرداروں کو سزا دینے کے لیے نشان عبرت بناتے ہیں یا پھر سے انہیں ووٹ دے بیٹھتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے وفاقی حکومت کو کارروائی کی ہدایت کی ہے اور صاف صاف کہا ہے کہ جنرل (ر) اسلم بیگ اور جنرل (ر) اسد درانی اس کیس میں ملوث تھے اسلامی جمہوری اتحاد کے جن لوگوں نے پیسے وصول کیے تھے حوالے مصطفیٰ جتوئی کے سیاست کے تمام کردار زندہ ہیں اس موضوع پر وزیراعظم راجہ پرویز اشرف نے پریس کانفرنس بھی کر ڈالی ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے اس وقت کہا تھا کہ الیکشن چرایا گیا ہے۔ اب سپریم کورٹ کے فیصلے نے ثابت کر دیا ہے کہ محترمہ کی بات سچ تھی۔ راجہ صاحب کو یہ سچ بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ مسلم لیگوں میں رقوم بانٹنے والوں کو پیپلز پارٹی نے بہت نوازا۔ ایک جرنیل کو تمغہ جمہوریت عطا کیا، دوسرے کو سفیر بنا دیا۔ پیپلز پارٹی کو اس کڑوے سچ کا جواب دینا چاہیے۔

اس اہم فیصلے کے بعد متحدہ قومی موومنٹ کا کردار کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ انہیں بھی مختلف رقوم کی پیشکش ہوئی مگر انہوں نے سیاسی پختگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انکار کر دیا۔ آپ اس انکار کو جرات کا اقرار کہہ سکتے ہیں۔ الطاف حسین مبارکباد کے مستحق ہیں کہ جہاں اس فیصلے نے بہت سے سیاسی کرداروں کو شرمندہ کر دیا ہے وہاں الطاف حسین کو سرخرو کر دیا ہے۔ یہاں میں ایک اور بات کرتا چلوں کہ یہ کریڈٹ بھی الطاف حسین کو جاتا ہے کہ انہوں نے متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے عام لوگوں کو اسمبلیوں تک پہنچایا۔ آج بھی الطاف حسین کے ہاں میرٹ صرف اور صرف پڑھا لکھا ہونا، وفادار ہونا اور لوگوں کی خدمت پر یقین ہونا ہے۔ الطاف حسین بلاشبہ صرف الطاف حسین ہی وہ واحد لیڈر ہیں جو چند گھنٹوں کے نوٹس پر بہت بڑا جلسہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ معذرت کے ساتھ باقی لیڈروں کو مہینوں نہیں تو ہفتوں تیاری ضرور کرنا پڑتی ہے۔ اسی خوبی کی وجہ سے الطاف حسین دوسرے رہنماؤں سے ممتاز ہیں، ان کی اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں مثلاً وہ خود کوئی سرکاری عہدہ قبول نہیں کرتے اور نہ انہیں کسی بڑے عہدے کا لالچ ہے وہ خاندانی سیاست کے خلاف ہیں وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کو آگے آنے کا موقع ملنا چاہیے۔ الطاف حسین ادب دوست ہیں وہ کسی نہ کسی صورت میں کسی نہ کسی شاعر یا ادیب کو پارلیمنٹ میں پہنچا دیتے ہیں خواہ وہ احمد دہلوی ہوں یا پھر رؤف صدیقی ہوں۔ اسی طرح الطاف حسین کسی نہ کسی طرح کسی نہ کسی مذہبی شخصیت کو بھی پارلیمنٹ میں پہنچا دیتے ہیں۔ الطاف حسین نے عام نوجوانوں کو جن میں سیاسی حس تھی انہیں اسمبلیوں تک پہنچا دیا۔ الطاف حسین دولت کے پجاری نہیں ہیں ورنہ وہ ایم کیو ایم کے ٹکٹ صرف دولت مندوں کو دیتے۔ اب ان کی جماعت کی نمائندگی تقریباً پورے ملک میں ہے۔ ایم کیو ایم کے نمائندے آزاد کشمیر میں بھی ہیں اور گلگت بلتستان میں بھی۔

اب آتے ہیں دوسرے واقعہ کی طرف یہ واقعہ ہماری سیاسی تاریخ کا رخ موڑنے کے لیے کافی ہے۔ ملالہ کا زخم صرف ایک زخم نہیں، ایک ذہنیت کا دوسری ذہنیت پر وار ہے یہ وار ہماری قومی سوچ پر وار ہے یہ وار بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی سوچ اور نظریے پر وار ہے۔ اس وار پر بہت سے سیاسی رہنما کھل کر اظہار نہ کر سکے جو کہ قابل افسوس ہے۔ بعض مذہبی رہنما تو اگر مگر میں پیچھے رہ گئے مگر مجھے اور میری طرح ہر پاکستانی کی اکثریت کو بہت خوشی ہوئی کہ الطاف حسین نے کھل کر اظہار کیا، نہ صرف اظہار کیا بلکہ سمت کا تعین کر دیا کہ پاکستانیوں کو فیصلہ کرنا چاہیے کہ وہ قائد کا پاکستان چاہتے ہیں یا پھر طالبان کا پاکستان؟ الطاف حسین نے ملالہ کے لیے ہونے والے جلسے میں اپنی سوچ بتا دی کہ وہ تو قائد کا پاکستان چاہتے ہیں ان کے پیروکار بھی ایسا ہی ملک چاہتے ہیں جس میں قائداعظم کے نظریات پروان چڑھ سکیں۔

قارئین کرام اور آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی پاکستانیوں کی اکثریت کا یہی خواب ہے کہ ان کا ملک قائداعظم کے نظریات کا ترجمان بن جائے پاکستانیوں کی غالب اکثریت کی یہی خواہش ہے کہ ان کے ملک میں طالبان کے نظریات نہیں قائداعظم کے نظریات ہونے چاہئیں۔ الطاف حسین کی گفتگو سن کر مجھے شہباز بھٹی مرحوم یاد آ گئے۔ شہباز بھٹی مرحوم وفاقی وزیر تھے، سچے پاکستانی تھے ان کی بھی یہی خواہش تھی کہ پاکستان میں قائداعظم کے نظریات نظر آنے چاہئیں۔ شہباز بھٹی مرحوم اکثر و بیشتر قائداعظم کی گیارہ اگست والی تقریر کا حوالہ دیتے تھے جس میں قائداعظم نے پاکستان کے سماجی نظام کی بھرپور وضاحت کی تھی۔

یہ بات شک و شبہ سے بالا ہے کہ الطاف حسین واحد قومی سیاسی رہنما ہیں جنہوں نے درست سمت کا تعین کر دیا ہے اور قوم کو واضح پیغام دیا ہے کہ اب طے کر لے کہ وہ کیا چاہتی ہے۔ اب یہ قوم کا فرض ہے کہ وہ الطاف حسین کی آواز پر لبیک کہے اور ایک آواز ہو کر کہے کہ ہم قائد کا پاکستان چاہتے ہیں ہمیں ایسا پاکستان قبول نہیں جہاں عورتوں کی تعلیم پر قفل لگا دیا جائے ہمیں ایسا پاکستان قبول نہیں جہاں ہمارے بتائے ہوئے اصولوں کی خلاف ورزی ہو کیونکہ حضرت مسلمان عورت اور مرد دونوں پر علم فرض کیا ہے ہمیں ایسا ملک نہیں چاہیے ہمیں صرف اور صرف ایسا ملک چاہیے جہاں ہر کسی کو جینے کا حق ہو شاباش الطاف حسین آپ کی بہادری اور جرأت کو سلام بلکہ الطاف حسین زندہ باد۔

ہمیں پاکستان میں وہی نظام چاہیے جو قائداعظم چاہتے تھے۔ قائداعظم کی یاد میں یہی کہا جا سکتا ہے

کوئی صورت تیری صورت سے ملے بھی آخر

میں نے کھنگالا ہے اس شہر کا چہرہ چہرہ

☆...☆...☆